Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۴۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم جمعرات

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۴ جمادی الاوّل ۱۳۹۵ھ ۵ احسان ۱۳۵۴ہش ۵ جون ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۲۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔
حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے، الحمدللہ
احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں سے معمور لمبی عمر عطا فرمائے، آمین

ربوہ ۵ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔
شدید سر درد کی وجہ سے طبیعت علیل ہے
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔

انڈونیشیا سے مکرم خلیل عزیز صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کے والدِ محترم بہت بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے انکی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(نائب وکیل التبشیر)

میرے بیٹے عزیزم کیپٹن ڈاکٹر عبدالشکور صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۷ مئی بروز منگل پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب آف سرگودہا کا پوتا اور مکرم عبدالقدوس خان صاحب آف پشاور کا نواسہ ہے۔
تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو احمدیت کا شیدائی، دین کا سچا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین
(بیگم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب آف سرگودہا)

فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح
۱۵ جون کو ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ فضلِ عمر درس القرآن کلاس کا آغاز دس جون کی بجائے پندرہ جون سے ہوگا۔ تمام طلبہ و طالبات ۱۴ جون تک ربوہ پہنچ جائیں۔
طلباء کی قیام گاہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ہوگی اور طالبات لجنہ کے زیرِ انتظام لجنہ کے ہال میں رہائش رکھیں گی۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسمانی کتاب کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حقیقی معرفت عطا کرے

وہ مقدس کتاب جو اس غرض کو پورا کرتی ہے صرف قرآن مجید ہی ہے

”ہر ایک چیز کی بڑی خوبی یہی سمجھی جائے گی کہ جس غرض کے پورا کرنے کے لئے وہ وضع کی گئی ہے اس غرض کو بوجہ احسن پوری کر سکے۔ مثلاً اگر کسی بیل کو قلبہ رانی کے لئے خریدا گیا ہے تو اس بیل کی یہی خوبی دیکھی جائے گی کہ وہ قلبہ رانی کے کام کو بوجہ احسن ادا کر سکے۔ اسی طرح ظاہر ہے کہ اصلی غرض آسمانی کتاب کی یہی ہونی چاہیئے کہ اپنی پیروی کرنے والے کو اپنی تعلیم اور تاثیر اور قوّتِ اصلاح اور اپنی رُوحانی خاصیّت سے ہر ایک گناہ اور گندی زندگی سے چھڑا کر ایک پاک زندگی عطا کرے اور اس ذاتِ بے مثل کے ساتھ جو تمام خوشیوں کا سرچشمہ ہے محبّت اور عشق کا تعلق بخشے کیونکہ درحقیقت یہی محبّت نجات کی جڑ ہے اور یہی وہ بہشت ہے جس میں داخل ہونے کے بعد تمام کوفت اور تلخی اور رنج و عذاب دُور ہو جاتا ہے اور بلاشُبہ زندہ اور کامل الہامی کتاب وہی ہے جو طالبِ خُدا کو اس مقصود تک پہنچاوے اور اس کو سفلی زندگی سے نجات دے کر اس محبوبِ حقیقی سے ملا دے جس کا وصال عین نجات اور تمام شکوک و شُبہات سے مخلصی بخش کر ایسی کامل معرفت اس کو عطا کرے کہ گویا وہ اپنے خُدا کو دیکھ لے اور خُدا کے ساتھ ایسے مستحکم تعلقات اس کو بخش دے کہ وہ خُدا کا وفادار بندہ بن جائے اور خدا اس پر ایسا لُطف و احسان کرے کہ اپنی انواع و اقسام کی نصرت اور مدد اور حمایت سے اس میں اور اس کے غیر میں فرق کر کے دکھلا دے اور اپنی معرفت کے دروازے اس پر کھول دے۔ ۔ ۔ ۔ میں ہر ایک پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ وہ کتاب جو ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ قرآن شریف ہے“
(چشمہ معرفت صہ ۲۹۱)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبداللطیف ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۵ احسان ۱۳۵۴ھ

۵ جون ۱۹۷۵ء

کبھی خطا نہ جانے والا نسخۂ کیمیا

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنے بھی مامور مبعوث کئے ان کی بعثت کی ایک ہی غرض تھی کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائیں اور انہیں ہر قسم اور ہر نوع کے معبودانِ باطلہ سے منہ موڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی طرف رجوع اختیار کرنے اور اس کی جناب میں جھکنے، اُسے ہی اپنا کارساز بنانے اور اُسی پہ توکّل کرنے کی تلقین کریں۔ جن لوگوں نے ان کی آواز پہ لبیک کہتے ہوئے ہر طرف سے منہ موڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی طرف رجوع اختیار کیا اور جو ہر چیز پہ اُسے مقدم کر کے بس اُسی کے ہو رہے خدا تعالیٰ نے انہیں ابتدائی زمانہ کے ابتلاؤں، آزمائشوں اور مصائب کے بعد ہر لحاظ سے کامیاب و کامران کیا اور اپنے عظیم الشان انعاموں سے نوازا۔ برخلاف اِس کے جنہوں نے ان کا انکار کیا، مامورینِ الٰہی کو جھٹلایا اور انہیں ہر قسم کی اذیتیں پہنچانے اور ظلم ڈھانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی اللہ تعالیٰ نے ایسے ظالموں کو ان کے ظلم کا اسی دُنیا میں مزہ چکھایا اور ان کو موردِ عذاب بنا کر دوسروں کے لئے عبرت کا سامان مہیا کیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی سورۃ الذّٰریٰت میں قوم ابراہیمؑ نیز عاد و ثمود اور قوم نوحؑ پر مامورینِ الٰہی کے انکار اور اُن کے درپئے آزار ہونے کی وجہ سے جو گزری اس کا یکے بعد دیگرے ذکر کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر فرمایا ہے اور جن الفاظ میں آپؐ نے اپنی قوم کو پیغامِ حق پہنچایا اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
(الذّٰریٰت آیات ۵۱، ۵۲)

ترجمہ:- (اے میری قوم!) تم اللہ کی طرف دوڑو۔ میں اُس کی طرف سے ببانگِ بلند ہوشیار کرنے والا بن کر آیا ہوں۔ اور تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ۔ میں اُسکی طرف سے تمہاری طرف ایک کھلا کھلا ہوشیار کرنے والا ہوں۔

چند سعید روحوں کے سوا آپؐ کی اِس آواز پہ کسی نے کان نہ دھرا بلکہ اُلٹا آپؐ کے درپئے آزار ہو کر انہوں نے آپؐ کا اور آپؐ پر ایمان لانیوالوں کا جینا دوبھر کر دیا۔ اِس پہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تسلّی دی کہ پہلے انبیاء کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا رہا تھا اور منکرینِ حق اِسی قسم کی حرکتیں کر کے کیفرِ کردار کو پہنچتے رہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ (الذّٰریٰت آیات ۵۳، ۵۴)

ترجمہ:- اِسی طرح ان سے پہلے (قوموں کی طرف) جو رسول آتے رہے ان کو لوگوں نے یہی کہا کہ وہ دلفریب باتیں بنانے والے یا مجنون ہیں۔ کیا وہ اِس (بات کے کہنے) کی ایک دوسرے کو وصیت کر گئے تھے۔ یا وہ سب کے سب سرکش قوم ہیں (اِسی لئے ایک ہی قسم کے گندے خیال ان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں)۔

اِس تسلّی کے بعد اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو باتوں کا خاص طور پہ حکم دیا۔ ایک حکم تو تکذیب اور تعذیب کرتے والوں کے متعلق تھا اور دوسرے کا تعلق ان خاص بندوں کے ساتھ تھا جو اپنی فطری سعادت کی وجہ سے ایمان لا کر تکذیب کرنیوالوں کے مظالم کا تختۂ مشق بنے ہوئے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:-

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الذّٰریٰت آیات ۵۵، ۵۶)

ترجمہ:- پس (اے نبی!) تُو اُن سے منہ پھیر لے اور تجھ کو (ان کے کاموں کی وجہ سے) کوئی ملامت نہیں کی جائے گی۔ اور یاد دلاتا رہ کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشا کرتا ہے۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے تکذیب کرنے والوں کے متعلق تو یہ حکم دیا کہ آپؐ ان سے منہ پھیر لیں کیونکہ اتمامِ حجت کے بعد مامورینِ الٰہی کو یہ حکم ہوتا ہے کہ وہ انکار اور ظلم کی راہ اختیار کرنے والوں کو اُن کے حال پہ چھوڑ دیں انہیں خدا تعالیٰ خود کیفرِ کردار تک پہنچاتا ہے۔ مومنوں کے حق میں یہ ارشاد فرمایا کہ آپؐ اپنی ساری توجّہ اُن کی تربیت پہ مرکوز رکھیں اور انہیں یاد دلاتے رہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ کیا یاد دلاتے رہیں۔ اِس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں فرمایا ہے جو یہ ہے کہ:-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (الذّٰریٰت ۵۷)

ترجمہ:- اور مَیں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

سو گویا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ آپؐ مومنوں کو یہ یاد دلاتے رہیں کہ ان کا فرض یہ ہے کہ وہ مخالفین کی ایذارسانیوں اور مظالم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں جھکے رہیں اسے ہی اپنا کارساز بنائیں اور اُسی پر توکّل رکھیں۔ وہ قادرِ مطلق اور سمیع الدعا ہے وہ انکی عبادت، اطاعت اور دُعاؤں کو قبول کر کے حالات کو یکسر بدل کر رکھ دیگا اور انکے لئے کامیابیوں اور کامرانیوں کے دروازے کھول دیگا۔ یہ وہی نصیحت ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اِسی سورۃ کی آیات ۵۱ میں بھی کیا ہے اور جسے ہم اُوپر درج کر چکے ہیں اور وہ یہی ہے کہ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ تم اللہ کی طرف دوڑو اور اُسے ہی اپنا کارساز بناؤ اور اُسی پر توکّل کرو۔ مخالفینِ حق تو اِس نصیحت کو خاطر میں نہیں لاتے لیکن مومنوں کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اِس نصیحت کو پلّے باندھ لیں اور اس پہ بدل و جان عمل پیرا رہیں اور ایک لمحہ کیلئے بھی اِس سے غافل نہ ہوں۔ اِسی میں اُنکے مصائب دُور ہونے اور اُن کے کامیابی و کامرانی کے ساتھ ہمکنار ہونے کا راز مضمر ہے۔ یہی وجہ ہے حقیقی مومن زندگی بھر فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ کے قرآنی حکم پہ پورے تعہد کے ساتھ عمل پیرا رہتے ہیں وہ سب طرف سے منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جھکے رہتے ہیں اُسے ہی اپنا کارساز بناتے اور اُسی پر توکّل کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اُن کی مشکلات کو دُور کر کے ان کیلئے کامیابی کے راستے کھولتا چلا جاتا ہے۔ اُن کے لئے فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مشکلات و مصائب کے ازالہ کے ایک ایسے نسخہ کیمیا کی حیثیت رکھتا ہے جو کبھی خطا نہیں جاتا۔ اِسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس نسخہ کو ہمیشہ استعمال کرنے کی نہایت پُر اثر الفاظ میں تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں جو کچھ کہتا ہوں صرف تقلیدًا اور رسم کے طور پہ نہیں بلکہ اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ ہر کوئی اِس کو (یعنی نماز اور دعا کو) اِس طرح پڑھ کر اور آزما کر دیکھ لے۔ اِس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اِس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے۔ وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اُس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جب اُن کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل، طبیب یا اَور لوگوں کی طرف تو رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ **مومن وہ ہے جو سب سے اوّل خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے۔**" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۱۳)

پس فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ کبھی خطا نہ جانے والا نسخۂ کیمیا ہے۔ اِس کو مسلسل زیرِ استعمال رکھنے کو اپنا دائمی شعار بنانے والے ہی حقیقی مومن ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی پناہ اور انکا ملجاء و ماویٰ ہوتا ہے وُہی اُن کا کارساز اور متکفّل ہوتا ہے۔ وہ اُس کی حفاظت بلکہ اُس کی گود میں ہوتے ہیں۔ ہمارا ایک بنیادی فرض یہ ہے کہ ہم اِس نسخۂ کیمیا کو ہمیشہ زیرِ استعمال رکھیں اور کبھی اور کسی حال میں بھی اسے ترک نہ کریں۔ اِسی میں ہمارے کامیاب ہونے اور غلبۂ اسلام کے مقصد میں فائز المرام ہونے کا راز پنہاں ہے۔ حضور علیہ السلام نے اِس نسخۂ کیمیا کو ہمیشہ زیرِ استعمال رکھنے کی اپنے پُر معارف منظوم کلام میں بھی تلقین فرمائی ہے اور ہم حضورؑ کی اِس منظوم تلقین پہ ہی اپنی معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے
بارگاہِ ایزدی سے تُو نہ یُوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
چاہیئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دُوئی
سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

(دُرِّ ثمین اُردو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان میں تبلیغ اسلام

لٹریچر کی تقسیم * انفرادی تبلیغ * جاپان ٹیلی ویژن پر انٹرویو

آسٹریا کے سفیر سے ملاقات اور قرآن مجید کی پیشکش * ایک اجلاس کے موقع پر تبلیغ اسلام کی سعادت

مکرم مولوی عطاء المجیب راشد صاحب ایم اے مبلغ جاپان

مختصر تاریخ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جاپان میں احمدیہ مشن کا قیام ۱۹۳۵ء میں ہوا۔ سب سے پہلے مبلغ مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز بی اے ۴ رجولائی ۱۹۳۵ء کو جاپان آئے اور اس مشن کی بنیاد رکھی۔ آپ نے قریباً تین سال تک جاپان میں خدمت سرانجام دی اور ۱۲ رجولائی ۱۹۳۸ء کو قادیان واپس چلے گئے۔ آپ کی قادیان واپسی سے قبل ۱۰ رجنوری ۱۹۳۷ء کو مکرم حافظ عبدالغفور صاحب جاپان میں تبلیغ اسلام کے لئے قادیان سے روانہ کئے گئے۔ آپ پورے پانچ سال تک جاپان میں خدمت سلسلہ بجالانے کے بعد ۵ر اکتوبر ۱۹۴۱ء کو قادیان واپس آئے خلافت ثالثہ کے آغاز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ جاپان میں بہت جلد مشن قائم کیا جائے گا۔ چنانچہ ۱۹۶۹ء میں اس مشن کا دوبارہ اجراء ہوا۔ دور ثانی میں سب سے پہلے مبلغ مکرم راجہ عبدالحمید صاحب (سابق مبلغ انگلستان و امریکہ) ۸ر ستمبر ۱۹۶۹ء کو جاپان میں وارد ہوئے آپ نے قریباً ساڑھے پانچ سال تک اس ملک میں خدمت سرانجام دی اور ۲۸ر فروری ۱۹۷۵ء کو ربوہ واپس تشریف لے گئے۔ اُن کے جانے کے بعد یہ مشن خاکسار کے سپرد ہے اور ابتدائی تین ماہ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی اس کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے

جاپانی زبان کی تحصیل

جاپان ایک ایسا ملک ہے جس میں انگریزی زبان بہت کم سمجھی اور بولی جاتی ہے۔ اگرچہ سب سکولوں میں طلبہ کو انگریزی ایک مضمون کے طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ لیکن عملی طور پر اس علم کو استعمال کرنے اور بڑھانے کا رجحان بہت کم ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ انگریزی بولنے والے جاپانی بہت ہی شاذ ملتے ہیں۔ یہ ملک جاپانیوں کا ہے اس وجہ سے ہر جگہ جاپانی زبان ہی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اس ملک میں موثر طور پر تبلیغی کام کرنے کے لئے جاپانی زبان کا سیکھنا از بس لازم ہے۔ چنانچہ یہاں آنے کے قریباً دو ماہ بعد جب کہ نئی کلاس کا آغاز ہوا تو خاکسار نے جاپانی زبان سیکھنے کے لئے ایک مشہور سکول میں داخلہ لے لیا ہفتہ میں پانچ روز سکول لگتا ہے اور روزانہ تین گھنٹے پڑھائی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحصیل زبان کا یہ مرحلہ بخیر و خوبی طے ہو رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ اس مرحلہ کو بہت آسان کر دے اور اس زبان پر کامل عبور عطا کرے تاکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام نہایت موثر رنگ میں اہل جاپان تک پہنچایا جا سکے۔ تحصیل زبان کی یہ کوشش محض دین کی خاطر ہے اور اس کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ زبان سیکھنے کے بعد اہل جاپان سے ان کی اپنی زبان میں دین اسلام کی باتیں کرنے کی سعادت مل سکے۔ فی الوقت زبان نہ آنے کی وجہ سے یہ صورت ممکن نہیں۔ ان حالات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا ہمیشہ پیش نظر رہتی ہے اور اس کے ورد میں حالات کی مناسبت کی وجہ سے بہت لطف آتا ہے کہ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي
وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي
وَاحْلُلْ عُقْدَةً
مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا
قَوْلِي (آمین)

لٹریچر کی تقسیم

اس وقت تک جاپانی زبان میں دو کتابچے اور ایک پمفلٹ شائع کئے جا چکے ہیں۔ یہ سب مکرم جناب میجر عبدالحمید صاحب نے اپنے عرصہ قیام میں بہت محنت سے تیار اور شائع کئے ہیں۔ ایک کتابچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ "ہماری تعلیم" کے جاپانی ترجمہ پر مشتمل ہے۔ دوسرا کتابچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ثانی کے بارہ میں ہے پمفلٹ میں اسلام اور جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف شائع کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام اور خلفاء مسیح موعودؑ کی تصاویر بھی ان میں شامل ہیں

اس لٹریچر کی تقسیم انفرادی طور پر وسیع پیمانہ پر کی جا رہی ہے۔ ان کتب کو سنجیدہ طبقہ تک پہنچانے کے لئے کچھ عرصہ قبل یہ سکیم جاری کی گئی تھی کہ یہ کتب بذریعہ ڈاک لوگوں کے نام بھجوائی جائیں۔ چنانچہ اس سکیم کے مطابق اس عرصہ میں ۳۰۰ منتخب جاپانیوں کے نام ہر دو کتابچے اور پمفلٹ بذریعہ ڈاک روانہ کئے گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام جاپان کے ایک سنجیدہ طبقہ تک پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ انفرادی طور پر بات چیت کے دوران جن لوگوں کی خدمت میں یہ لٹریچر پیش کیا گیا ان کی تعداد اس کے علاوہ ہے

تبلیغ کا ایک عمدہ موقع

۱۱ر اپریل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تبلیغ اسلام کا ایک بہت عمدہ موقع عطا فرمایا اس روز اخبار میں یہ اعلان نظر سے گذرا کہ آج HOTEL TOSHI CENTRE میں ایک جاپانی عالم MR. NEMURA اسلام کے بارہ میں تقریر کریں گے۔ خاکسار وقت مقررہ پر اس مجلس میں پہنچ گیا۔ یہ اجلاس EAST WEST DISCUSSION GROUP کے زیر انتظام منعقد ہوا اور اس میں مختلف مکاتب فکر کے قریباً چالیس جاپانیوں نے شرکت کی۔ سب سے پہلے جاپانی عالم نے تقریر کی جو بہت محنت سے تیار کی گئی تھی لیکن بعض امور غلط طور پر بیان کئے گئے تھے تقریر کے بعد جب سوالات کا وقفہ آیا تو خاکسار نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تقریر میں بیان کردہ غلط امور کی تصحیح کی۔ نیز بعض اسلامی تعلیمات کی حکمت اور وضاحت بھی بیان کی۔ مسئلہ تعدد ازدواج کے بارہ میں اس ملک میں عام طور پر سوال کیا جاتا ہے اس مجلس میں بھی یہ اعتراض اٹھایا گیا جس کا تفصیلی جواب دیا گیا۔ میرے اس تفصیلی بیان کے بعد حاضرین نے بعض مزید سوالات بھی کئے جن کے جوابات دینے کے لئے بھی فاضل مقرر نے مجھے ہی کہا اس طرح اس مجلس میں خاکسار کو ایک بار پھر اسلامی تعلیمات کی وضاحت کرنے اور سوالات کے جوابات دینے کی سعادت مل گئی۔ نیز اسلام کا تبصرہ کرتے ہوئے یہ بات بھی بیان کی گئی کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور یہ ساری دنیا اور زمانوں کے لوگوں کو مخاطب کرتا ہے اس ذکر پر یہ سوال کیا گیا کہ اگر یہ ایک حقیقت ہے تو پھر اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کی کیا صورت ہے۔ اس سوال پر خاکسار نے حاضرین کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے وعدہ کے مطابق احیائے دین اسلام کی خاطر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے جنہوں نے احیائے اسلام کی مستحکم بنیادیں قائم فرمائیں اور تکمیل اشاعت اسلام کے لئے ایک ایسی فدائی جماعت کی اپنے مقدس ہاتھوں سے بنیاد رکھی جو اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے سرفروشی سے مصروف عمل ہے۔ یہ نظام خدائی تقدیر کے مطابق ہے اور اس وقت اس روحانی نظام کے سربراہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں جو بانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ اس جماعت کا مرکز پاکستان میں ہے اور اس کی شاخیں دنیا کے بیشتر ممالک میں قائم ہیں۔ ایک صدی سے کم عرصہ میں اس روحانی نظام سے وابستہ ہونے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے متجاوز ہو چکی ہے۔ یہ سارا بیان حاضرین کی خاص دلچسپی کا موجب ہوا چنانچہ اجلاس کے اختتام پر بہت سے حاضرین نے خاکسار سے مل کر اسلام اور احمدیت کے بارہ میں لٹریچر حاصل کیا۔ انفرادی بات چیت بھی ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تقریب تبلیغ اسلام کے لحاظ سے بہت مفید ثابت ہوئی اس طرح نہ صرف ایک سلجھے ہوئے تعلیمیافتہ طبقہ تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا بلکہ اس گروپ کے افراد سے تعارف اور رابطہ کا بھی آغاز ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ٹیلی ویژن پر انٹرویو

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی کوئی انتہا نہیں اور سب کچھ اسی کے اذن سے ہوتا ہے گذشتہ دنوں اسی کے فضل و کرم سے تبلیغ اسلام کے لئے ایک بہت ہی عمدہ تقریب پیدا ہو گئی۔ جاپان میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے سب پروگرام الا ماشاء اللہ جاپانی زبان میں ہوتے ہیں صرف ایک ایسا ٹیلی ویژن سٹیشن ہے جہاں سے پروگرام انگریزی میں ٹیلی کاسٹ کئے جاتے ہیں۔ دنیا کی صنعت اور تجارت کا ایک اہم مرکز اور سیاحوں کے لئے باعث کشش ہونے کی وجہ سے جاپان میں ہر وقت غیر ملکیوں کی ایک بڑی تعداد موجود رہتی ہے اس کے علاوہ جاپانیوں کے ایک طبقہ میں انگریزی بولنے اور سیکھنے کا شوق بھی پایا جاتا ہے ان سب لوگوں کے لئے انگریزی ٹیلی ویژن کے پروگرام دلچسپی کا موجب ہوتے ہیں اس لحاظ سے JAPAN CABLE TELEVISION کے ناظرین اور سامعین کا دائرہ کافی وسیع ہے اس ٹیلی ویژن کمپنی کے ڈائریکٹر سے ٹیلیفون پر ابتدائی بات چیت ہوئی تو اس نے مزید گفتگو کے لئے سٹوڈیو آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ چند روز بعد ان کے سٹوڈیو میں پروگرام کے ڈائریکٹر اور دیگر منتظمین سے تفصیلی بات چیت ہوئی جس کے بعد یہ طے پایا کہ ۳ مئی ۱۹۷۵ء کو رات ۹ بجے خاکسار کا انٹرویو براہ راست (LIVE) نشر کیا جائیگا۔

سو الحمد للہ کہ پروگرام کے مطابق ۳ مئی ۱۹۷۵ء کو JAPAN CABLE TELEVISION کے TOKYO TODAY پروگرام میں اس عاجز کا انٹرویو دس منٹ کے لئے نشر ہوا۔ وقت اگرچہ محدود تھا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام اور احمدیت کے تعارف کے علاوہ متعدد امور بیان کرنے کی توفیق ملی انٹرویو کی ابتداء میں مہمان خصوصی کے طور پر خاکسار کا مختصر تعارف کروایا گیا جس کے بعد خاکسار نے گفتگو کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے ایمانیات کا ذکر کیا اور پھر ارکان اسلام کا اختصار سے تعارف کروایا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی بتایا کہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے یا بعد ازاں جب بھی اظہار ایمان کی ضرورت پیش آئے تو وہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمدًا عبدہٗ و رسولہ کے الفاظ کے ذریعہ اپنے ایمان کا اعلان اور اقرار کرتا ہے۔ خاکسار نے ارکان اسلام کے بیان میں نماز کا بھی ذکر کیا تھا جس پر انٹرویو لینے والے نمائندہ نے نماز کی ادائیگی کا طریق بتانے کی خواہش کا اظہار کیا جس پر خاکسار نے ان کے سٹوڈیو میں جائے نماز بچھا کر اسلامی نماز کے طریق ادائیگی کی وضاحت کی۔ یہ بھی بتایا کہ اسلامی نماز شروع سے لیکر آخر تک مجسم دعا ہے جس کی ایک مثال سورۃ فاتحہ ہے جو ایک بہترین اور جامع دعا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت بھی کی آخر میں اس امر کی وضاحت بھی کی کہ پیشانی کو اللہ تعالیٰ کے حضور زمین پر رکھدینا انتہائی عاجزی کا اظہار ہے اور یہی وہ روح ہے جو اسلام کے نام اور اس کی تعلیمات میں کارفرما نظر آتی ہے کہ ہم خدا کی راہ میں بڑی سے بڑی چیز کو بھی قربان کر دینے کا اعلان کرتے اور اس عزم کو بار بار دہراتے ہیں۔ نماز کا عملی نمونہ پیش کرنے سے قبل جب یہ ذکر ہوا کہ نماز کی ادائیگی کے وقت سب مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرتے ہیں (اور اس موقع پر خانہ کعبہ کی تصویر اور اس کے گرد حجاج کے طواف کا نظارہ ٹیلیویژن پر دکھایا گیا) تو انٹرویو لینے والے نمائندہ نے سوال کیا کہ مثلاً ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے جب کہ قطب نما بھی موجود نہ ہو خانہ کعبہ کی سمت کس طرح معلوم کی جاسکتی ہے؟ غالباً اس سوال سے ان کا مقصود یہ تھا کہ بعض اسلامی احکام کی تعمیل میں عملی دشواریاں پیش آسکتی ہیں اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے راہنمائی فرمائی اور خاکسار نے بتایا کہ میرے مذہب یعنی اسلام کی خوبی یہی ہے کہ اس کی کسی تعلیم پر عمل کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی چنانچہ اول تو موجودہ ترقی یافتہ دور میں جغرافیائی معلومات کی موجودگی کی وجہ سے کسی جگہ اور کسی وقت خانہ کعبہ کی سمت معلوم کرنا کچھ ایسا مشکل نہیں اور اگر بالفرض سمت کا معلوم کرنا وقتی ناممکن ہو تو اسلامی تعلیم یہ ہے کہ کسی بھی سمت کو رُخ کرکے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ آیت کریمہ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ جواب پیش کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت تسلی بخش ثابت ہوا۔ اور اس طرح جس سوال سے سائل کا مقصود اسلام کی کمزوری تلاش کرنا تھا وہی امر اس کی عظمت کی دلیل ثابت ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نماز کی عملی صورت بیان ہو چکنے کے بعد یہ سوال ہوا کہ ایمانیات میں یہ ذکر ہوا ہے کہ رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے کیا مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی تسلیم کرتے ہیں؟ اس کا جواب یہ بتایا گیا کہ ایک مسلمان کے لئے خدا کے سب رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے پس مسلمان باقی رسولوں پر ایمان لانے کی طرح حضرت مسیح علیہ السلام پر بھی یقیناً ایمان لاتے ہیں لیکن یہ امر یاد رہے کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو عیسائیوں کی طرح خدا یا خدا کا بیٹا تسلیم نہیں کرتے بلکہ ایک انسان اور بزرگ نبی کے طور پر تسلیم کرتے ہیں ایک دوسرا اختلافی امر یہ ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے جنہوں نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے پہلی بار دنیا کو اس حقیقت سے آگاہ کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو حادثہ صلیب تو ضرور پیش آیا لیکن وہ صلیب پر ہرگز ہرگز فوت نہیں ہوئے بلکہ صلیب سے اتارے جانے کے وقت زخموں کی وجہ سے بے ہوش تھے اور علاج معالجہ کے بعد صحت یاب ہو کر بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں ہندوستان کی طرف ہجرت کر گئے اور بالآخر ۱۲۰ سال کی عمر میں طبعی وفات پا کر کشمیر میں دفن ہوئے یہ ایک ایسا عظیم الشان انکشاف ہے جس نے ساری مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ کے پیش فرمودہ اس انکشاف کی تائید مسلمانوں کی مذہبی کتاب قرآن مجید بائیبل، کتب تاریخ اور بے شمار عقلی اور نقلی شواہد سے ہوتی ہے۔

جس وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور کام کے اس انکشاف کا ذکر کیا جا رہا تھا اس دوران حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی مقدس شبیہ مبارک کافی دیر تک بہت نمایاں طور پر ٹیلیویژن پر دکھائی گئی۔ اس روح پرور نظارہ کو دیکھ کر دل فرط مسرت اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے جذبات سے بھر گیا کہ کس طرح وہ خدائی وعدہ لفظاً اور معناً ہماری آنکھوں کے سامنے پورا ہو رہا ہے جو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو دیا گیا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ جاپان بھی دنیا کا ایک کنارہ ہے جہاں نہ صرف مسیح پاک علیہ السلام کی آمد کی منادی ہو رہی ہے بلکہ آپ کی مقدس اور نورانی شبیہ مبارک بھی اہل جاپان کو دکھائی جا رہی ہے۔ جو اپنے اندر زبردست مقناطیسی کشش اور تاثیر رکھتی ہے انٹرویو کے آخر میں بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ کے تبلیغی مراکز دنیا کے بیشتر ممالک میں قائم ہیں۔ جاپان میں احمدیہ مشن کے رابطہ کے لئے پتہ بھی بتایا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ انٹرویو اگلے روز ۴ مئی ۱۹۷۵ء کو دوبارہ صبح نو بجے کے پروگرام میں نشر کیا گیا۔

(باقی)

انسٹی ٹیوٹ آف کامرس ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک کمرشل انسٹی ٹیوٹ گذشتہ ۲ سال سے قائم ہے جس میں شارٹ ہینڈ اور ٹائپ رائٹنگ سکھانے کا انتظام ہے آجکل کی دنیا میں یہ دونوں ہنر بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ نوجوانوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ طالبعلموں اور دفاتر میں کام کرنے والوں کے لئے نائٹ کا انتظام بھی موجود ہے داخل ہو کر اپنا اور قوم کا مستقبل سنوار دیں

(۱) فیس داخلہ ۲/- دو روپیہ
(۲) فیس شارٹ ہینڈ ۸/- روپے ماہوار
(۳) ٹائپ رائٹنگ ۸/- روپے ماہوار

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۲۰۶۴

میں رحمت بی بی زوجہ چوہدری مبارک احمد جیمہ صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۴۱ امداد۔ ضلع بہاولنگر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۴-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ½ تولہ مالیتی -/۱۰۵۰ روپے
۳۔ نقدی مبلغ -/۴۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رحمت بی بی چک نمبر ۱۴۱ امداد ڈاکخانہ نمبر ۱۴۱ امداد ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد وسیم احمد جیمہ ولد غلام نبی صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد۔ امان اللہ جیمہ ولد غلام رسول صاحب چک نمبر ۱۴۱ امداد ضلع بہاولنگر۔

مسل نمبر ۲۲۰۶۵

میں علی محمد ولد احمد علی صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۵-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۷۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد علی محمد دارالصدر جنوبی ربوہ۔ مالی دارالضیافت۔ گواہ شد محمد ابراہیم نائب صدر و سیکرٹری مال دارالصدر جنوبی ربوہ گواہ شد۔ حمید اللہ ولد محمد بخش صاحب۔ دارالصدر جنوبی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۰۶۶

میں عائشہ بی بی زوجہ علی محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۵-۵-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عائشہ بی بی زوجہ علی محمد صاحب مالی دارالضیافت ربوہ۔

گواہ شد محمد ابراہیم نائب صدر و سیکرٹری مال دارالصدر جنوبی ربوہ۔

گواہ شد۔ حمید اللہ ولد محمد بخش صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ۔ (باقی)

مرکزی سالانہ امتحانات

خدام کے مرکزی امتحانات مورخہ ۸ رجون ۱۹۷۵ء بروز اتوار منعقد ہو رہے ہیں۔ سوالات کے پرچے ارسال کردیئے گئے ہیں۔ خدام بھائیوں سے گزارش ہے کہ پوری تیاری کرکے امتحان میں شامل ہوں۔ قائدین کرام حل شدہ پرچے جلد واپس ارسال فرمائیں جو زیادہ سے زیادہ ۱۵ رجون تک مرکز میں پہنچ جائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آپ کے تعاون کی ضرورت ہے

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ، ناظمین اشاعت اور ناظمین اطفال رسالہ "خالد" و "تشحیذ" کی خریداری بڑھانے کے سلسلہ میں ادارہ سے تعاون فرمائیں۔

(مینجر خالد و تشحیذ الاذہان)

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۱۰۶۱۳ صدر انجمن احمدیہ پاکستان جس کی ۱ تا ۳۶ عدد رسیدات جاری ہو چکی ہیں جماعت احمدیہ کوئٹہ سے گم ہو گئی ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرماویں اگر کسی دوست کو علم ہو جائے تو نظارت بیت المال کو اطلاع دیکر ممنون فرماویں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان نکاح

میری بیٹی شمس النساء بابر کا نکاح صاحبزادہ سعید احمد ولد صاحبزادہ سیف الرحمان خان صاحب مرحوم سکنہ بازید خیل ضلع و تحصیل پشاور کے ساتھ بعوض بیس ہزار روپیہ (۲۰۰۰۰) حق مہر پر ۲ رمئی کو بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ محلہ گل بادشاہ جی پشاور شہر میں مکرم مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ رخصتانہ ۴ رمئی بروز اتوار ہوا۔ اس موقع پر بھی مربی سلسلہ مکرم مولانا چراغ الدین صاحب نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(کرامت اللہ خاں EE 2/31 نشتر آباد۔ پشاور شہر)

ضروری تصحیح!

عطیہ دہندگان برائے امداد علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ کی ایک فہرست الفضل ۷ رمئی ۱۹۷۵ء کے صفحہ ۵ پر شائع ہوئی ہے اس میں ایک نام

"امتیاز بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب مرحوم کوئٹہ"

غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل نام یہ ہے:۔

"امتیاز بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب مرحوم کوئٹہ"

احباب تصحیح فرمالیں۔

چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال ربوہ

اعلیٰ کارکردگی۔ عمدہ معاوضہ

ماہ اپریل ۱۹۷۵ء میں مکرم ملک عبدالرفیق صاحب ہمارے سیلز سٹاف میں سب سے اول رہے اس ماہ انکی کل سیل ۹۶۷۸/۸۲ روپے۔ انہوں نے کل ۲۴½ دن کام کیا اور قواعد کے مطابق انکا اپریل کا معاوضہ مبلغ ایک ہزار بانوے روپے اڑسٹھ پیسے (۱۰۹۲/۶۸) بنا۔ -/۸ یومیہ الاؤنس اور دیگر مراعات اسکے علاوہ۔

تیز رفتار ترقی اور روشن مستقبل کے خواہشمند تعلیم یافتہ نوجوان ہماری ترقی پذیر سیلز فورس میں شامل ہو کر اپنے حسین خوابوں کو حقیقت کا رنگ دے سکتے ہیں۔

خاکسار: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
آر ایم پی۔ فاضل عربی۔ ایم اے۔ سیاسیات۔ ایل ایل بی
انچارج کیور میڈیکیشن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶-۶۰۷

فوری ضرورت

ایک فیکٹری میں کام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ امیر جماعت کی تصدیق سے درخواست دیں۔

(۱) اکاؤنٹنٹ - جو لمیٹڈ کمپنی میں کام کا تجربہ رکھتا ہو۔
(۲) سٹور کیپر - جو کم از کم دس سال کا تجربہ رکھتا ہو۔
(۳) گیٹ انچارج - جو کم از کم ۵ سال فیکٹری میں کام کرچکا ہو۔
سکیورٹی انچارج -
(۴) چوکیدار - عمر ۴۰/۴۵ سال۔ صحت اچھی ہو۔

تنخواہ معقول دی جائے گی
معرفت اخبار الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند فانی نعمتیں خدا کی راہ میں قربان کرنے کے نتیجہ میں ہمیں ابدی انعامات کا وعدہ دیا گیا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ تم میری راہ میں دو گے اس سے کہیں زیادہ میں تمہیں واپس لوٹا دوں گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۷ء میں قرآن مجید کی آیات اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَہْوٌ ..... ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ (محمد ع ۴) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن چیزوں کا تم سے مطالبہ کیا جاتا ہے ان میں تمہارے اوقات بھی ہیں، ان میں تمہاری عزتیں بھی ہیں، ان میں تمہاری لذتیں اور آرام بھی ہیں، ان میں تمہاری وجاہتیں بھی ہیں، ان میں تمہارا وقار بھی ہے اور ان میں تمہارے اموال بھی ہیں اور چونکہ اموال کا مطالبہ کیا جاتا ہے اس لئے شیطان فوراً بیچ میں آکودتا ہے اور انسان کو بہکانے لگتا ہے۔ لیکن وَلَا یَسْئَلْکُمْ اَمْوَالَکُمْ وہ مالک حقیقی جو تمہیں بہترین اجر دینے والا ہے وہ نعوذ باللہ ایک سائل کے طور پر، وہ ایک بھیک منگے اور فقیر کے طور پر تو تمہارے دروازے کے آگے کھڑا نہیں ہوتا۔ انفاق فی سبیل اللہ کے مطالبہ کے وقت تمہارا رب سائل، فقیر اور بھک منگے کے طور پر تمہارے دروازہ پر نہیں آتا۔ وہ تو ایک غنی اور ایک سخی اور ایک دیالو ہستی کی حیثیت میں تمہارے دروازے پر آتا ہے اور اپنی رحمت کے جوش میں خود چل کر تمہارے پاس آتا ہے۔ وہ اس لئے آتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں نے ان بندوں کو اپنے قرب اور اپنی رضا کے لئے پیدا کیا تھا اس لئے اب میں ان کو وہ رستے بھی دکھاؤں گا کہ جن پر چل کر وہ میری رضا کو حاصل کرسکیں اور میرے قرب کو پاسکیں۔ اس غرض سے وہ تمہارا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ خدا فقیر ہے وہ تمہارے اموال مانگنے آیا ہے لیکن خدا تعالیٰ کہتا ہے میں سخی ہوں، میں غنی ہوں، میں دیالو ہوں۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ میں تمہیں کچھ دوں۔ میں اس لئے نہیں آیا کہ تم سے تمہارے اموال جس طرح ایک فقیر لیتا ہے اس طرح لے لوں۔ تو اللہ تعالیٰ جب ہمارا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے مالوں کی قربانیاں میری راہ میں دو تو ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اس سے کہیں زیادہ میں تمہیں واپس لوٹا دوں گا۔ میں تمہیں اَضْعَافًا مُّضَاعَفَۃً دوں گا تم دنیا کی فانی چیزیں جو میری ہی عطا ہیں میرے قدموں میں لا رکھو ابدی نعمتیں ان کے بدلہ میں تمہیں دی جائیں گی۔ میری رضا تمہیں ملے گی اور میری جنت میں تم داخل ہوگے۔ تمہارا ثواب اور تمہارا اجر اپنی کمیت اور کیفیت میں اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو وہ تم سے اموال کی شکل میں لیتا ہے۔ پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے جو کچھ وہ ہم سے لیتا ہے وہ ہم اپنے گھر سے تو نہیں لاتے بلکہ وہ بھی تو اُسی کی عطا ہے۔ اس نے ہی وہ اپنے فضل سے ہمیں دیا ہوتا ہے اور وہی اپنے فضل سے ہمیں دُنیا کے اموال کا مالک اور وارث بناتا ہے اور پھر ہمیں کہتا ہے کہ جو میں نے تمہیں دیا ہے اس میں سے تھوڑا سا مجھے واپس دیدو کیونکہ جو میں نے اس دُنیا میں تمہیں دیا تھا وہ فانی ہے اور ضائع ہونے والا ہے، اس کے ایک حصہ کا میں مطالبہ کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ مجھے لوٹا دو تا وہ ذریعہ بن جائے ان ابدی اور غیر فانی نعمتوں کا جو تمہیں اُخروی زندگی میں ملنے والی ہیں۔"

(الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۶۷ء ص ۲-۳)

مجالس خدام الاحمدیہ ۸ تا ۱۵ جون ہفتہ وصولی منائیں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خلاصہ نتیجہ دینیات ایف۔ اے سال اول و سال دوم ۱۹۷۵ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام دینیات کے سالانہ امتحان میں ذیل کی طالبات اول، دوم، سوم رہی ہیں۔

سال اول:- اول - صفیہ فردوس بنت صاحب خان صاحب ۱۷۸/۲۰۰
دوم - سلیمہ شہناز بنت عبدالغفور صاحب ۱۷۵
سوم - رفیعہ بنت محمد رفیع صاحب ۱۶۵
سال دوم:- اول - عفیفہ انجم بنت چوہدری فرزند علی صاحب ۱۶۷/۲۰۰
دوم - شاہدہ نسرین بنت عبداللطیف صاحب ۱۵۸
سوم - امۃ القدوس بنت ملک سلطان محمد صاحب ۱۵۴

نصرت جہاں طلائی تمغہ کی حقدار عفیفہ انجم بنت چوہدری فرزند علی صاحب ہیں۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جماعت دہم میں دینیات کے سالانہ امتحان کا نتیجہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مقرر کردہ نصاب ۱۹۷۵ء برائے احمدی طالبات میٹرک میں مندرجہ ذیل علی الترتیب اول، دوم اور سوم رہی ہیں:-

مبشرہ طیبہ بنت محمد عبداللہ صاحب	۸۹/۱۰۰	اول
زکیہ حمید بنت عبدالحمید صاحب	۸۷	دوم
حمیرا کشور بنت بشیر احمد صاحب	۸۶	سوم
سلامت مجید بنت عبدالمجید صاحب	۸۶	سوم

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے بھتیجے عزیزم ناصر احمد باجوہ ایم۔اے، بی ایڈ ابن مکرم چوہدری محمد علی صاحب باجوہ چک نمبر ۳۷ جنوبی سرگودھا کا نکاح دس ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ شہزادہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری ممتاز احمد صاحب باجوہ چک نمبر ۳۳ جنوبی سرگودھا کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مورخہ ۲ جون ۱۹۷۵ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

(چوہدری محمد لطیف چک نمبر ۶۲ جنوبی ضلع سرگودھا)

درخواستِ دعا

میری بیٹی عزیزہ سیدہ طلعت نصیر اور میرے داماد عزیزم سید نصیر احمد شاہ ایم۔ایس سی کمپیوٹر پروگرامر آف لندن ۲۷ مئی کو بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہوگئے۔ بعد میں وہاں سے اطلاع موصول ہوگئی کہ وہ بخیریت منزلِ مقصود پہ پہنچ گئے ہیں الحمدللہ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

(مسعودہ اختر اہلیہ حاجی سید جنود اللہ صاحب مرحوم۔ ترکی نشیمن۔ سرگودھا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

چندہ مجلس انصار اللہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک ادا کرکے ممنون فرمائیں!

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)